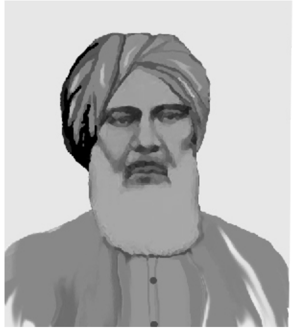

امیرؔ مینائی

ولادت:۱۸۲۹ء   وفات:۱۹۰۰ء

امیؔر احمد مینائی لکھنؤ کے ایک دینی و علمی خانوادے میں پیدا ہوئے۔ آپ نے طبّ، لسانیات، تصوّف، فلسفہ، فِقہ، مَنطق، تاریخ، موسیقی، ریاضی اور قانون کے علوم حاصل کیے۔ آپ کا شمار بڑے علما میں کیا جاتا ہے۔ آپ کو اردو، فارسی اور عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ آپ نے حمد، نعت، مثنوی، قصیدے اور غزل میں اظہارِ خیال کیا مگر خاص وجہِ شہرت نعتیہ شاعری ہے۔ آپ کی شاعری عوام میں بہت مقبول ہے۔ آپ کی کتب ''انتخابِ یادگار، صنم خانۂ عشق، امیر اللغات، مرأۃ الغیب، مینائے سخن، خیابانِ آفرینش اور مَحامِدِ خاتم النّبیّین'' قابلِ ذکر ہیں۔ آپ اپنی کتاب ''امیر اللغات'' کی اشاعت کے لیے حیدر آباد (دکن) گئے اور وہیں اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ اس طرح تاریخِ نعت گوئی کی عظیم شخصیت ہم سے جدا ہو گئی۔

نعت

حاصلاتِ تعلّم: یہ نظم پڑھ کر طلبہ: (۱) حمد و نعت اور منقبت میں فرق جان سکیں۔ (۲) قافیے کی تعریف بیان کر سکیں اور نشان دہی کر سکیں۔ (۳) نعت کا مرکزی خیال بیان کر سکیں۔

خَلق کے سَرور، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم
مُرسلِ داور، خاص پیمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم
نُورِ مُجَسَّم، نَیّرِ اعظم، سَرورِ عالَم، مُونسِ آدمؑ
نُوحؑ کے ہَم دَم، خضرؑ کے رہ بر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم
بحرِ سخاوت، کانِ مُروّت، آیۂ رحمت، شافعِ اُمّت
مالکِ جنّت، قاسمِ کوثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم
رہ برِ موسیٰؑ، ہادیِ عیسیٰؑ، تارکِ دنیا، مالکِ عُقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ، خاک کا بِستر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم
مہر سے مَملُو ریشہ ریشہ، نعت امیؔر اب اپنا ہے پیشہ
وِرد ہمیشہ رہتا ہے اکثر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

(ماخوذ از: ''محامدِ خاتم النبیین'' امیؔر مینائی)

مشق

سوال۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) رسولِ اکرم ﷺ کو آیۂ رحمت کیوں کہا گیا ہے؟

(ب) اِس نعت میں کون کون سے نبیوں کا نام آیا ہے؟

(ج) قاسمِ کوثر سے کیا مراد ہے؟

(د) حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟

(ہ) نعت کے پہلے اور تیسرے شعر کی تشریح کیجیے۔

سوال۲: اِس نعت کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

سوال۳: نعت کے مطابق کالم ''الف'' کے الفاظ کالم ''ب'' سے ملائیے:

''الف''	''ب''
خلق کے	بستر
نوحؑ کے	تکیہ
خضرؑ کے	ہم دم
ہاتھ کا	رہ بر
خاک کا	سرور

❁ یہ اشعار غور سے پڑھیے:

خَلق کے سَروَر، شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم
مرسلِ داور، خاص پیمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم
نورِ مجسم، نیّرِ اعظم، سَرورِ عالم، مُونسِ آدمؑ
نُوحؑ کے ہم دم، خضرؑ کے رہ بَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

ان اشعار میں محشر، پیمبر اور رہ بر کے الفاظ قافیے ہیں اور ''صلی اللہ علیہ وسلم'' ردیف ہے۔ وہ لفظ یا الفاظ جو قافیے کے بعد آتے ہیں، ردیف کہلاتے ہیں۔ یاد رہے کہ بعض

اوقات کوئی شعر قافیے ہی پر مکمل ہو جاتا ہے، کیوں کہ شعر کے لیے قافیہ ضروری ہے، ردیف لازم نہیں۔

وہ حروف و حرکات جو اشعار کے آخر میں آئیں، قافیہ کہلاتے ہیں۔ قافیے کے حروف تبدیل ہوتے ہیں۔

سوال۴: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) شام اور نام کے پانچ قوافی درج کیجیے۔

(ب) امیر مینائی کی نعت میں کون کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

(ج) ردیف کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

سوال۵: درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(الف) شاعر نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نوحؑ کا کہا ہے:

(۱) دوست (۲) بزرگ

(۳) ہم دم (۴) رہ بر

(ب) شاعر نے بحرِ سخاوت کہا ہے:

(۱) حضرت آدمؑ کو (۲) حضرت موسیٰؑ

(۳) حضرت عیسیٰؑ (۴) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(ج) نعت میں توصیف کی جاتی ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی (۲) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی

(۳) انبیائے کرام کی (۴) صحابہ کرامؓ کی

(د) تارکِ دنیا سے مراد ہے:

(۱) دنیا کو چاہنے والا (۲) دنیا سے بے زار

(۳) دنیا کو چھوڑنے والا (۴) دنیا میں مصروف